

مُحَمَّدٌ رَزَقَ لَهٗ دَوْلَتَيْنِ مَعَهُ اِلٰهِيَّتُهُ اَعْلٰى اَلْقِيَامِ وَمَعَهُ نَبِيُّهُ



نگرانِ عالی: حافظ ضلّٰہ رُوف
ایڈیٹر: محمد عظیم خاں پوری

قرآن و سنت کا ترجمانِ تبلیغی و اصلاحی

ماہنامہ مجلہ
حاصل پور

المجلد الحادی عشر



شوال 1435ھ اگست 2014ء

- امن کیسے قائم ہوگا.....؟
- قرآن اک عظیم معجزہ ہے
- اپنے آپ کو فتنوں سے بچاؤ
- انشورنس (بیمہ) کی شرعی حیثیت
- شیخ الحدیث مولانا ثناء اللہ مجاہد رحمہ اللہ

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر جالندھر کالونی حاصل پور

ناشر



چیت ایڈیٹر

مُییب الرحمن سیاف

شمارہ نمبر 4

شوال 1435ھ
اگست 2014ء

چیت ایڈیٹر

میان شعیب انجم

معاون ایڈیٹر

زاہد محمود زبانی نقاری عثمان فاؤنڈیشن

لیگل ایڈوکیٹ

توقیر احمد گل
(ایڈوکیٹ ہائی کورٹ)

سب ایڈیٹر

عبد الشکور فائق

مجلس مشاورت

مجلس ادارت

حافظ اسعد محمود سلفی رحمۃ اللہ علیہ (گوجرانوالہ)

مولانا محمد مالک بھنڈر رحمۃ اللہ علیہ (گوجرانوالہ)

مولانا عبد المالك مجاہد رحمۃ اللہ علیہ (گوجرانوالہ)

مولانا رحمت اللہ شاکر رحمۃ اللہ علیہ (گوجرانوالہ)

مولانا حافظ عمران عریف رحمۃ اللہ علیہ (گوجرانوالہ)

پروفیسر حافظ سعید کلوی رحمۃ اللہ علیہ (گوجرانوالہ)

مولانا ریاض الرحمن رحمۃ اللہ علیہ (فورٹ عباس)

مولانا اسماعیل عتیق رحمۃ اللہ علیہ (وہاڑی)

مولانا ابو جحر طارق رحمۃ اللہ علیہ (گاگو منڈی)

الشیخ عبد التارحماد رحمۃ اللہ علیہ (میاں چنوں)

مولانا عبد القدوس رحمۃ اللہ علیہ (چشتیان)

مولانا عبد اللہ چشتی رحمۃ اللہ علیہ (بہاولنگر)

مولانا عبدالحی عابد رحمۃ اللہ علیہ (ملتان)

مولانا محمد رفیق طاہر رحمۃ اللہ علیہ (ملتان)

مولانا اقدس الہی رحمۃ اللہ علیہ (لاہور)

مولانا زبیر گورد اسپوری رحمۃ اللہ علیہ (بورے والا)

مولانا غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ (میلہ)

مولانا زہد محمود رحمۃ اللہ علیہ (وہاڑی)

رابطہ برائے پرنٹ میڈیا

ای میل نہیں بک:
Hasalpur@gmail.com
Muhammadi.irc@gmail.com
محمد کو اخبار پرنٹ پر پڑھنے کے لیے:
www.muhammadi-irc.blogspot.com

زرقاوان

ماہانہ 20 روپے
سالانہ 240 روپے

خط و کتابت

محمد یہ اسلامک ریسرچ سنٹر
جائزہ ہر کالونی وہاڑی روڈ
حاصل پور ضلع بہاولپور 0301-6131916

خصوصی نمائندہ حاصل پور

محمد عمران اسلم پوری
0321-7592205
0306-8917086

نوٹ

مجلد اللہ اپنے نام مستقل جاری کروانے کے لیے سرکولیشن منیجر کے نمبر پر کال کیجئے۔
ادارہ کا مضمون نگاری رائے سے کلی اتفاق ضروری نہیں

سرکولیشن منیجر

زبیر الرحمن جاسم پوری
0313-2501221
062-2442916



آئینہ مضامین

3	حبیب الرحمن سیاف	توحید کا ایک درس	درس قرآن
5	عبد الشکور فائق	اپنے آپ کو فتنوں سے بچالو	درس حدیث
6	الشیخ عبداللطیف	احکام و مسائل	فقہ و فتاویٰ
14	محمد عظیم حاصل پوری	آؤ قرآن سیکھیں (سوالاً جواباً)	فہم قرآن
16	ابوطحیحہ بن ثناء اللہ مجاہد	شیخ الحدیث مولانا ثناء اللہ مجاہد رحمہ اللہ	سیر و سوانح
24	ڈاکٹر بلال اشفاق	امن کیسے قائم ہوگا؟	اصلاح معاشرہ
28	سہیل احمد گورداسپوری	باباجی عبداللہ گورداسپوری رحمہ اللہ	سیر و سوانح

فہرست نمائندگان

لاہور: مکتبہ اسلامیہ گوجرانوالہ: رانا ثناء احمد گوجرانوالہ: مرزا حافظ عاصم گوجرانوالہ: محمد یحییٰ طاہر
0321-7202700 0333-8124752 0302-8649227 042-37244973

صادق آباد: قاری نعیم صدیقی رینالہ خورو: محمد اشرف ڈوگر وزیر آباد: اسامہ اشرف ملتان: محمد رفیع طاہر
0321-7302283 03066284139 0345-4100060 03016550502

فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ چیچہ وطنی: ماسٹر محمد شاہد میلسی: مولانا یونس تبسم وہاڑی: عبداللہ عزیزی
0302-4962353 0302-7724417 0333-7477737 0412631204

بہاول نگر: محمد ادریس انصاری بارون آباد: محمد عمران شاکر فورٹ عباس: ریاض الرحمن کھچی والا: ابواسامہ ضیاء الرحمن
0302-4400210 03007435242 0301-4913321 03016570300

چشتیان: قاری عثمان فاروقی مظفر آباد: میاں ضیاء الرحمن میلسی: مولانا ضیاء الرحمن
0302-6256749 03007851291 03369752963



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

درس قرآن

توحید کا ایک درس

تحریر..... مجیب الرحمن سیاف

﴿لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ﴾ (یس ۴۰)

”نہ سورج کے بس میں یہ ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دن پر سبقت لے جاسکتی ہے سب ایک ایک فلک میں تیر رہے ہیں۔“

فلک کا لفظ عربی زبان میں سیاروں کے مدار کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اس مفہوم سماء (آسمان) کے مفہوم سے مختلف ہے یہ ارشاد کہ ”سب ایک ایک فلک میں تیر رہے ہیں“ چار حقیقتوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ ایک یہ کہ نہ صرف سورج اور چاند بلکہ تمام سیارے، تارے اور اجرام فلکی متحرک ہیں۔ دوسرے یہ کہ ان میں سے ہر ایک کا فلک یعنی ہر ایک کی حرکت کا راستہ یا مدار الگ ہے۔ تیسرے یہ کہ افلاک تاروں کو لئے ہوئے گردش نہیں کر رہے بلکہ تارے افلاک میں گردش کر رہے ہیں۔ اور چوتھے یہ کہ افلاک میں تاروں کی حرکت اس طرح ہو رہی ہے جیسے کسی سیال چیز میں کوئی شے تیر رہی ہو۔ ان آیات کا اصل مقصد علم ہیئت کے حقائق بیان کرنا نہیں ہے بلکہ انسان کو یہ سمجھانا مقصود ہے کہ اگر وہ آنکھیں کھول کر دیکھے اور عقل سے کام لے تو زمین سے لے کر آسمان تک جدھر بھی نگاہ ڈالے گا اس کے سامنے اللہ کی ہستی اور اس کی یکتائی کے بے حد و حساب دلائل سامنے آئیں گے اور کہیں کوئی ایک دلیل بھی دہریت اور شرک کے ثبوت میں نہ ملے گی ہماری یہ زمین جس نظام شمسی میں شامل ہے اس کی عظمت کا یہ حال ہے کہ اس کا مرکز سورج زمین سے تین لاکھ گنا بڑا ہے اور اس کے بعد ترین سیارے نیپچون کا فاصلہ سورج سے کم از کم دو عرب اناسی کروڑ میل ہے بلکہ اگر پلوٹو کو بعد ترین سیارہ مانا جائے تو وہ سورج سے چار ارب ساٹھ کروڑ میل دور تک پہنچ جاتا ہے اس عظمت کے باوجود یہ نظام



شمسی ایک بہت بڑے کہکشاں کا محض ایک چھوٹا سا حصہ ہے جس کہکشاں میں ہمارا نظام شمسی شامل ہے اس میں تقریباً تین ہزار ملین (تین ارب) آفتاب پائے جاتے ہیں اور اس کا قریب ترین آفتاب ہماری زمین سے اس قدر دور ہے کہ اس کی روشنی یہاں تک پہنچنے میں چار سال صرف ہوتے ہیں پھر یہ کہکشاں بھی پوری کائنات نہیں ہے بلکہ اب تک کے مشاہدات کی بنا پر اندازہ کیا گیا ہے کہ یہ تقریباً بیس لاکھ لوبی سخابیوں میں سے ایک ہے اور ان میں سے قریب ترین سخابیہ کا فاصلہ ہم سے اس قدر زیادہ ہے کہ اس کی روشنی تو زمین تک پہنچنے میں دس کروڑ سال لگ جاتے ہیں اس پر بھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ انسان نے ساری کائنات دیکھ لی ہے۔ یہ خدا کی خدائی کا بہت تھوڑا حصہ ہے جواب تک انسانی مشاہدے میں آیا ہے۔ آگے نہیں کہا جاسکتا کہ مزید ذرائع مشاہدہ فراہم کرنے پر اور کتنی وسعتیں انسان پر منکشف ہوتی گی۔

تمام معلومات جو اس وقت تک کائنات کے متعلق بہم پہنچی ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ پورا عالم اسی مادے سے بنا ہوا ہے جس سے ہماری چھوٹی سی دنیا بنی ہے اور اس کے اندر وہی ایک قانون کام کر رہا ہے جو ہماری زمین کی دنیا میں کارفرما ہے ورنہ یہ کسی طرح ممکن نہ تھا کہ ہم اس زمین پر بیٹھے ہوئے اتنی دور دراز دنیاؤں کے مشاہدے کرتے اور انکے فاصلے ناپتے اور ان کی حرکات کے حساب لگاتے کیا یہ اس بات کا صریح ثبوت نہیں ہے کہ یہ ساری کائنات کا ایک ہی خدا کی تخلیق اور ایک ہی فرمانروا کی سلطنت ہے؟ پھر جو نظم، جو حکمت، جو صنایع اور جو مناسبت ان لاکھوں کہکشاؤں اور ان کے اندر گھومنے والے اربوں تاروں اور سیاروں میں پائی جاتی ہے اس کو دیکھ کر کیا کوئی صاحب عقل انسان یہ تصور کر سکتا ہے کہ یہ سب کچھ آپ سے آپ ہو گیا ہے؟ اس نظم کے پیچھے کوئی ناظم، اس حکمت کے پیچھے کوئی حکیم، اس صنعت کے پیچھے کوئی صانع اور اس مناسبت کے پیچھے کوئی منصوبہ ساز نہیں ہے؟ یقیناً ہے اور وہ ایک اللہ ہے۔

(عبدالرحمن) شاکر

میرا پسندیدہ شعر

میری ماں کی دعاؤں سے پریشان ہے میرا دشمن
وہ جب بھی وار کرتا ہے تو خنجر ٹوٹ جاتا ہے



اپنے آپ کو فتنوں سے بچالو

عبدالشکور فائق (مدیر جامعہ تعلیم الاسلام کھچی والا)

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَتَكُونُ فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفُهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأًا أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ))

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول معظم ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب فتنے رونما ہوں گے۔ ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا اس میں ملوث ہونے والے سے۔ جو بھی ان کی طرف متوجہ ہوگا فتنے اسے کھینچ لیں گے۔ تو جو پناہ کی جگہ پائے یا اسے بچاؤ کا مقام مل جائے تو اسے چاہیے وہ اس میں پناہ لے۔“

[بخاری (۳۶۰۱) و مسلم (۷۲۴۷)]

یہ دنیا انسان کے لئے امتحان کی ایک جگہ ہے، یہاں ہر شخص کو آزمایا جا رہا ہے۔ حیات انسانی کے سفر میں کچھ امتحان تو معمولی ہوتے ہیں اور انسان بخیر و عافیت ان سے گزر جاتے ہیں۔ لیکن کچھ آزمائشیں بہت شدید ہوتی ہیں، جو انسانوں کو انفرادی اور اقوام کو اجتماعی طور پر ہلا کر رکھ دیتی ہیں۔ خصوصاً اس دور میں جب کہ ہر طرف فتنے ہی فتنے ہیں۔ انفرادی و اجتماعی فتنے، مال و اولاد کے فتنے، سیاسی و لسانی فتنے، اندرونی و بیرونی فتنے، ملکی و بین الاقوامی فتنے، مذہبی و فرقہ وارانہ فتنے، دھرت و الحاد کے فتنے۔ چونکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور یہ انسانی زندگی کے ہر پہلو میں بہترین رہنمائی کرتا ہے۔ جہاں ہمیں پر امن حالات میں زندگی گزارنے کے آداب و طریقے سکھائے گئے وہاں فتنہ فساد کے زمانے میں بحیثیت فرد اور قوم ہمارا کیا طرز عمل ہونا چاہیے، اس بارے میں بھی بہترین رہنمائی کی گئی ہے۔

لہذا ہمیں کتاب و سنت کی روشنی میں اپنی زندگی گزارنی چاہئے اور فتنوں سے بچاؤ کے لیے احادیث میں وارد دعائیں پڑھنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر قسم کی آزمائش اور فتنے سے محفوظ رکھے۔ آمین



بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقہ و فتاویٰ

أحكام ومسائل

الشیخ عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ (شیخ الحدیث) جامعہ محمدیہ بہاولپور



سوال: السلام علیکم! بندہ گزشتہ ۲۰ سال سے انشورنس (فیکٹریوں وغیرہ) سے متعلق میں کام کرتا ہے۔

زندگی کا بیمہ نہیں کرتے۔ ہمارے شعبے سے متعلق تمام تفصیل حاضر خدمت ہے۔

خدائے برتر و اعلیٰ کا بندہ پر خاص کرم ہے کہ کچھ سال قبل شروع کیا گیا حفظ قرآن مکمل ہونے کو ہے اور اس کی بصیرت اور راہنمائی بھی شامل حال ہے۔ سنت کے مطابق داڑھی اور ٹخنوں سے اوپر لباس بھی ہو گیا ہے۔ اور قرب الہی کی طرف کھینچتا ہی چلا جا رہا ہوں۔

آپ سے درخواست ہے کہ میری راہنمائی کریں۔ ساری تفصیل ساتھ منسلک ہے۔ خدا آپ کو اجر خیر عطا فرمائے۔ درخواست ہے کہ اگر آپ بذریعہ خط جواب دیں تو اس کے کورئیر چار جز بندہ خود ادا کرے گا۔ اگر مجھے بلائیں گے تو بندہ حاضر ہونے کی کوشش کرے گا۔ خدا نگہبان

تنویر احمد، جنرل منیجر

جیب انشورنس کمپنی لمیٹڈ فیساکارڈن ایل این کیوروڈ ملتان

061-4530999 061-4784637-380300-8734546

ای میل: Multantrust@habibinsurance.net

تفصیل.....: انشورنس (بیمہ) دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک کا تعلق زندگی سے ہے اور دوسرے کا تعلق اس کے علاوہ سب کچھ سے ہے مثلاً فیکٹری، گاڑیاں، امپورٹ ایکسپورٹ، گھر اور تمام قسم کی پراپرٹی اور اس کے اندر موجود بلڈنگ، مشینری، سٹاک، کیش وغیرہ کی انشورنس اسے جنرل انشورنس کہتے ہیں۔

یہ ایک سال یا کم کا معاہدہ ہوتا ہے۔ اس سال دوران ناگہانی حادثات/ خطرات وغیرہ جیسے کہ آگ لگنا (کسی بھی وجہ سے) چوری، آندھی طوفان، بارش، زلزلہ، دہشت گردی وغیرہ کی وجہ



سے اگر نقصانات ہوں تو اس کا تخمینہ لگوا کر ایک رپورٹ مرتب ہوتی ہے جو ایک تیسرا فریق یعنی سروئیر اور مالک فیکٹری کے درمیان طے ہوتا ہے تو یہ نقصان انشورنس کمپنی ادا کرتی ہے۔

انشورنس کراتے ہوئے ہر فیکٹری کی مالیت بلڈنگ مشینری، سٹاک اور تمام چیزوں کی مالیت فیکٹری مالک کی طرف سے بتائی جاتی ہے۔ اس پر ہر فیکٹری کے خطرے کے پیش نظر الگ الگ پریمیم (رقم) چارج کیا جاتا ہے۔

۱۔ یہ رقم پہلے سے بنائے گئے قوانین کے تحت لی جاتی ہے۔ جس فیکٹری میں جتنا خطرہ زیادہ ہوگا اتنا زیادہ اس کا پریمیم بنے لگا لیکن یہ بہت زیادہ نہیں ہوتا۔ کروڑوں کی انشورنس چند ہزار یا بمشکل لاکھ تک بنتی ہے۔ ایک سال ختم ہونے پر یا مدت پوری ہونے پر اگر نقصان نہیں ہوتا تو یہ رقم کمپنی کی ملکیت ہوتی ہے اور فیکٹری مالکان کو واپس نہیں کی جاتی۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایک برانچ کے اندر بہت سے کلائنٹ ہوتے ہیں۔ جن میں کسی ایک کا نقصان ہوتا ہے کسی دوسرے کا نہیں۔ بعض اوقات یہ نقصان بہت زیادہ ہوتے ہیں بعض اوقات کم ہوتے ہیں لیکن ہوتے ضرور ہیں۔ نقصان کی صورت میں نقصان کی ادائیگی اس سے بتائی گئی اس سال یا فیکٹری کی لاگت سے زیادہ ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اکثر صورت میں نقصان کم بھی ہوتا ہے اور بعض اوقات زیادہ۔

یہاں پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ تمام فیکٹریاں بینکوں سے قرضہ لیتی ہیں کسی کا قرضہ کم ہے کسی کا زیادہ ہے اور بینک اپنے اس قرض کو جو کہ ظاہر ہے کہ اس نے سود پر دیا ہے اس کی انشورنس فیکٹری والے سے مانگتا ہے اور فیکٹری والے کے پاس 30/40 سے زیادہ کمپنیوں کے نمائندے جا کر ملتے ہیں اور اس کے لیے کافی محنت کرنی پڑتی ہے پھر جا کر معاہدہ ہوتا ہے اور وہ انشورنس کرواتا ہے۔ اس طرح تمام امپورٹ (جو مال ملک میں آتا ہے) ایکسپورٹ (جو مال ملک سے باہر جاتا ہے) لازماً انشورنس کروانی پڑتی ہے۔

۲۔ انشورنس کمپنی جو رقم بطور پریمیم فیکٹری مالکان سے لیتی ہے اس پر کچھ کمیشن ایجنٹ کو ادا کرتی



ہے جو یا تو وہ خود رکھتا ہے یا فیکٹری مالکان کو بھی بطور رعایت دے دیتا ہے اس کی مختلف شرح ہے۔

۳۔ انشورنس کمپنی دو طرح سے منافع کماتی ہے۔ ۱۔ انڈر رائٹنگ منافع ۲۔ انویسٹ منٹ منافع

۱۔ انڈر رائٹنگ منافع

۱۔ تمام برانچوں سے جمع شدہ رقم پر انشورنس کی بھی آگے انشورنس کرائی ہوتی ہے۔ ان کمپنیوں کو ادائیگی کی جاتی ہے جس طرح ہماری کمپنی ایجنٹ کو کمیشن دیتی ہے اس طرح ری انشورنس کمپنیاں بھی ہماری کمپنی کو کمیشن دیتی ہے جو کہ نقصانات کی صورت میں کم ہو سکتا ہے اور منافع کی صورت میں بڑھ سکتا ہے۔

۲۔ تمام قسم کے اخراجات تنخواہیں، دفتر کرایہ، بجلی، گیس گاڑیوں کے بل ۳۔ تمام فیکٹری مالکان کو نقصانات کی ادائیگی ۴۔ تمام ایجنٹوں کو کمیشن کی ادائیگی

مندرجہ بالا تمام قسم کے اخراجات ادا کرنے کے بعد جو بچتا ہے وہ انڈر رائٹنگ منافع کہلاتا ہے۔ یہ منافع کم بھی ہو سکتا ہے زیادہ بھی اور نقصان بھی ہو سکتا ہے۔

۲۔ انویسٹ منٹ منافع

یہ وہ منافع ہے جو کمپنی مختلف طرح سے رقم کو استعمال کر کے منافع کماتی ہے۔

اب جو رقم مختلف کلائنٹ سے اکٹھی کی جاتی ہے وہ ایک اکاؤنٹ کے ذریعے ہیڈ آفس کے اکاؤنٹ میں بھیج دی جاتی ہے اس رقم کو ہیڈ آفس مختلف طریقے سے انویسٹ کرتا ہے۔

۱۔ جس اکاؤنٹ میں رقم بھیجی جاتی ہے اس اکاؤنٹ پر روزانہ کی بنیاد پر شرح منافع ایک فکس شرح لی جاتی ہے۔

۲۔ سٹاک ایکسیج میں مختلف کمپنیوں کے شیئرز خریدے جاتے ہیں ظاہر ہے کہ کبھی اس میں نفع ہوتا ہے

کبھی نقصان بھی۔ مثلاً ۲۰۰۹ میں ہماری کمپنی کو تقریباً ۴۰ کروڑ کا نقصان اٹھانا پڑا۔

۳۔ میوچل فنڈ میں رقم نکالی جاتی ہے جو کہ فکس شرح ہوتی ہے۔



۴۔ اسی طرح ایسے باند زجن پر شرح فکس ہے۔

اس طرح ان سے منافع کمایا جاتا ہے۔

تمام تر مندرجہ بالا صورتحال کو مدنظر رکھ کر قرآن و سنت کی روشنی میں واضح کریں۔

۱۔ کیا بطور ملازم براچ میجر یہ روزی (تنخواہ) حلال ہے یا حرام اگر حرام ہے تو کس بنیاد پر؟

۲۔ اگر حرام ہے تو پہلے سے کی گئی عبادات کا کیا درجہ ہے؟

۳۔ حرام ہونے کی صورت میں اگر کوئی شخص اس کو چھوڑ کر توبہ کر کے اس سے کمائی گئی رقم سے

کوئی کاروبار کرنا چاہتا ہے تو کیا وہ کر سکتا ہے۔

۴۔ اسے یکدم سب کچھ چھوڑنا چاہے یا آہستہ آہستہ کر کے وہ دوسری طرف مائل ہو کیونکہ میری

تقریباً ۲۰ سال کی ملازمت ہے اور تمام کیریئر اس میں گزر رہا ہے۔

جواب بعون الوهاب

بیمہ ناجائز و حرام ہے، خواہ زندگی کا ہو یا دکان، مکان، فیکٹری، کارخانہ یا بس، ٹرک یا کار کا

ہو کیونکہ اس میں سود اور جوا اور دھوکا دیا جاتا ہے۔ اور اسلام میں سب حرام ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان

ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾ (البقرة: ۲۷۵) ”اور اس (اللہ تعالیٰ) نے سود حرام کر دیا ہے۔“

”بے شک شراب، جوا، تھان (شرک کے لیے نصب کردہ چیزیں)، فال نکالنے کے لیے پانسے

کے تیریہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں اس سے بچو تا کہ کامیاب ہو جاؤ۔“ (المائدہ: ۹۰)

نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعَرَرِ . مسلم ، البيوع ، باب بطلان بيع الحصات . . . (۱۵۱۳)

”نبی ﷺ نے دھوکے کی بیع سے منع فرمایا ہے۔“

سوان میں کئی ایک قباحتیں ہیں جن میں چند اہم چیزوں کا ذکر ضروری ہے۔

۱۔ انشورنس کا معاہدہ ختم ہونے تک اگر فیکٹری کا نقصان نہ ہو تو انشورنس کمپنی لی گئی رقم کس

حیثیت سے لے گی؟



- ۲۔ ایک براہِ منج کے اندر بہت سے کلائٹ ہوتے ہیں جن میں کسی کا نقصان ہوتا ہے تو دوسرے کی رقم اس کو کیوں دی جاتی ہے؟
- ۳۔ تمام فیکٹریاں بینکوں سے قرضہ لیتی ہیں جو سود پر مشتمل ہوتا ہے اور بینک کے مطالبے پر فیکٹری کا مالک انشورنس کرواتا ہے۔
- ۴۔ انشورنس کمپنی فیکٹری سے رقم لے کر اس پر بھی انشورنس کرواتی ہے۔
- ۵۔ انشورنس کمپنی فیکٹری کے مالکان سے پیسہ لے کر اس کو آگے سودی کاروبار میں لگا دیتی ہے۔ مثلاً شیر زر خریدنا اور بانڈز وغیرہ لینا۔

۱۔ سود

بیمہ کرنے والا جو رقم اقساط کی صورت میں کمپنی کو ادا کرتا ہے۔ اگر حادثہ کے وقت اس کے مساوی رقم واپس لے تو ایک طرف سے نقد ادائیگی اور دوسری طرف سے ادھار ہونے کی بنا پر یہ سود ہے جسے ربانسیہ کہتے ہیں۔ اور اگر ادا کردہ رقم سے زیادہ لے تو یہ بھی سود ہے جسے ربالفصل کہتے ہیں کیونکہ یہ زائد رقم اس کی ادا کردہ رقم کے عوض ملی ہے اور یہی سود ہے۔ لہذا انشورنس میں سود کی دونوں صورتوں میں سے ایک صورت کا وجود لازمی ہے۔ اور اگر نقصان نہ ہو تو انشورنس کمپنی کا فیکٹری وغیرہ کے مالکان سے مال لینا ناحق ہے جو کہ باطل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ . [البقرة: ۱۸۸]

”تم اپنے (ایک دوسرے کے) مال آپس میں باطل طریقے سے نہ کھاؤ۔“

اسلام کا اصول ہے:

«لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ فِي الْإِسْلَامِ» (مسند أحمد، ۲۸۶۵ و صحیح الجامع: ۷۵۱۷)

”کوئی شخص خود کو نقصان نہ پہنچائے اور نہ ہی کسی اور کو نقصان پہنچائے“

یعنی نہ فیکٹری مالکان کو نقصان ہونا چاہیے نہ انشورنس کمپنی کو نقصان ہونا چاہیے۔

نیز ارشاد نبوی ہے:



((درہم ربا یا کله رجل و هو يعلم أشد عند الله من ستة وثلاثين زنية)) (الصحيحة (۱۰۳۳) وصحيح الجامع : ۳۳۷۵)

”سود کا ایک درہم علم ہونے کی صورت میں کھانا چھتیس بار زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت (گناہ) ہے۔“

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ ، فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُؤُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ﴾ .

”مومنو! اللہ سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا ہے اُس کو چھوڑ دو، اگر ایسا نہ کرو گے تو خبردار ہو جاؤ (کہ تم) اللہ اور رسول سے جنگ کرنے کیلئے (تیار ہوتے ہو) اور اگر توبہ کر لو گے (اور سود چھوڑ دو گے) تو تم کو اپنی اصل رقم لینے کا حق ہے جس میں نہ اوروں کا نقصان اور نہ تمہارا نقصان۔“ [البقرہ: ۲۷۸، ۲۷۹]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

«لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ الرِّبَا وَمُوكَلَّهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدِيهِ، وَقَالَ: هُمْ سَوَاءٌ». البخاری، البيوع (۲۰۸۶) مسلم (۵۹۸)

رسول اللہ ﷺ نے سود لینے والے، دینے والے، اس کے تحریر کرنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت کی ہے نیز فرمایا (گناہ کے اعتبار سے) یہ سب برابر ہیں۔“

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس قوم میں زنا اور سود عام ہو جاتا ہے وہ اپنے نفسوں پر اللہ کا عذاب حلال کر لیتے ہیں۔“ صحیح الترغیب والترہیب، البيوع (۱۸۶۰)

جو

انشورنس کے کاروبار میں جو کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا معاہدہ ہے جس



میں فریقین اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے کو ایک مقررہ رقم ادا کریں گے بیمہ کروانے والا قسط کی صورت میں اور کمپنی حادثے کی صورت میں اور یہ جو ہے کیونکہ اگر فیکٹری کا حادثہ ایک قسط ادا کرنے کے بعد بھی ہو گیا تو اسے فیکٹری کو ادا شدہ رقم کی نسبت کئی گنا زیادہ رقم وصول ہو جاتی ہے۔ تھوڑی سی رقم کے عوض اتفاقی طور پر بہت زیادہ رقم لینا ہی میسر ہے جسے جو کہتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ

رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ . (المائدة: ۹۰)

”بے شک شراب، جو، تھان (شرک کے لیے نصب کردہ چیزیں)، فال نکالنے کے لیے پانسے کے تیرہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں اس سے بچو تاکہ کامیاب ہو جاؤ۔“

۳۔ دھوکہ

فیکٹری مالکان اور انشورنس کمپنی کے درمیان معاہدہ کی صورت یہ فریقین ذمہ دار بن جاتے ہیں۔ بیمہ کروانے والا اقساط بیمہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوگا انشورنس کمپنی نقصان پورا کرنے کی ذمہ دار ہوگی۔ بیمہ کروانے والے کی ذمہ داری سے معاہدہ سے وقت سے ہی شروع ہو جاتی ہے مگر کمپنی کی ذمہ داری صرف حادثے کی صورت میں ہے جو کہ غیر یقینی بھی ہو سکتی ہے گویا بیمہ کروانے والے کو بھی علم نہیں ہوتا کہ وہ کتنی اقساط ادا کرے گا اور نہ ہی بیمہ کمپنی کو پتا ہوتا ہے کہ وہ کتنی رقم وصول کرے گی لہذا یہ دھوکہ ہے اور جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کہ دھوکے کی بیع سے اسلام نے منع کیا ہے۔ نبی ﷺ نے: ”نَهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ“. ”دھوکے کی بیع سے منع فرمایا ہے۔“

مسلم، البيوع، باب بطلان بيع الحصات... (۱۵۱۳)

بیمہ وغیرہ میں چار طرح کا دھوکا موجود ہے۔

۱..... چیز کے وجود میں دھوکہ..... نقصان ہوگا یا نہیں ہوگا

۲..... چیز کے حصول میں دھوکہ..... رقم کے عوض نقصان وصول کرے گا یا نہیں



۳..... چیز کی مقدار میں دھوکہ..... کتنا نقصان ہوگا کہ اس کے عوض وہ رقم وصول کرے گا

۴..... مدت حصول میں دھوکہ..... کب نقصان ہوگا اور کب وصولی ہوگی

اسلام میں بیع غرر کی یہ صورتیں موجود ہیں:

۱۔ جیسے گمشدہ غلام کی بیع ۲۔ اڑتے ہوئے پرندے کی بیع

۳۔ پتھر پھینکنے کی جگہ تک زمین کی خرید و فروخت ۴۔ حمل کے جنم تک قیمت ادا کرنے کی بیع

بطور ملازم برائے منجر کام کرنا شرعاً حرام ہے کیونکہ اس سودی کاروبار میں تعاون ناجائز ہے۔

۱۔ ﴿وَلَا تَعَاوُنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ.....﴾

”اور نہ تم تعاون کرو گناہ اور زیادتی پر.....“ [المائدہ: ۲]

۲۔ اگر توبہ کر لی جائے تو سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے بلکہ غلطیاں بھی نیکیوں میں بدل دی جائیں گی:

﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ

حَسَنَاتٍ.....﴾ [الفرقان: ۷۰]

”مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک اعمال کئے، پس اللہ اس کی برائیاں نیکیوں میں بدل دیتا ہے“

۳۔ توبہ کرنے کے بعد اگر ممکن ہو تو سودی رقم جن سے لی گئی ان کو واپس کرنی چاہیے۔ اور اگر ممکن نہ ہو تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ کر اس مال کو صدقہ کرنے کی کوشش کرے تاکہ گناہوں کی تلافی ہو جائے۔

۴۔ گناہ کو فوراً چھوڑنا ضروری ہے اگر اللہ تعالیٰ پر توکل ہے تو تمام معاملات درست ہو جائیں گے:

﴿مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ [الطلاق: ۳]

”جو اللہ پر توکل کرے تو وہ اس کو کافی ہو جاتا ہے۔“



نویں قسط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہم قرآن



آئیے قرآن سمجھیں

(سوالاً جواباً)

محمد عظیم حاصل پوری

سوال: کیا قرآن معجزہ ہے اور کیا اس جیسی کوئی اور کتاب بھی ہے؟**جواب:** نہیں قرآن جیسی کوئی کتاب نہیں! قرآن اللہ کی کتاب اور نبی کریم کا معجزہ ہے، اگر پوری کائنات مل جائے اور اپنی ساری صلاحیتیں صرف کر دے تب بھی ایسی کتاب پیش کرنے سے قاصر رہیں گے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لِّئِنْ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰی اَنْ يَّاتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَأْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا﴾

”اگر تمام جنات اور انسان جمع ہو کر اور ہر ایک دوسرے کی مدد کے ساتھ یہ چاہیں کہ اس جیسا قرآن بنائیں تو بھی ان کے امکان میں نہیں۔“ [بنی اسرائیل: ۸۸]

﴿اَمْ یَقُوْلُوْنَ اَفْتَرٰهُ قُلْ فَاتُوْا بِعَشْرِ سُوْرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرٰیٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ﴾ [ہود: ۱۳]

”کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو خود اس پیغمبر نے گھڑ لیا۔ تم کہو کہ اگر تم سچے ہو تو تم سب مل کر اور اللہ کے سوا جنہیں تم بلا سکتے ہو بلا کر اس جیسی دس سورتیں بنالادو۔“

بلکہ اس کی ہم مثل ایک سورت بھی نہیں پیش کر سکتے۔

﴿وَ اِنْ كُنْتُمْ فِی رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَاذْعُوْا شُهَدَآءَ كُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ﴾ [البقرہ: ۲۳]

”ہم نے جو کچھ اپنے بندے پر اتارا ہے اس میں اگر تمہیں شک ہو اور تم شک میں ہو تو اس جیسی ایک سورت تو بنالادو، تمہیں اختیار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے مددگاروں کو بھی بلاؤ،“



ایک سورت تو کیا ایک بات اس جیسی نہیں بنا سکتے۔

﴿فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ﴾

”اچھا اگر یہ سچے ہیں تو بھلا اس جیسی ایک (ہی) بات یہ (بھی) تو آئیں“ [الطور: ۳۴]

کافر اس کی مثل قیامت تک تیار نہیں کر سکتے۔

﴿فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ

وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ﴾ [البقرة: ۲۴]

”پس اگر تم نہیں کیا (اب) اور تم ہرگز نہیں کر سکتے (قیامت تک) تو (اسے سچا مان کر) اس

آگ سے بچو جسکا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نبی کو ایسے معجزے دیئے گئے کہ

جنہیں دیکھ کر لوگ ان پر ایمان لائے اور میرا معجزہ اللہ کی وحی یعنی قرآن پاک ہے۔ اس لئے مجھے

امید ہے کہ میرے تابعین بہ نسبت اور نبیوں کے بہت زیادہ ہوں گے۔“ بخاری ۴۹۸۱۔

قرآن مجید کی ہر چھوٹی بڑی سورت اور آیت معجزہ ہے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر لوگ غور و تدبر

اور عقل و ہوش سے صرف سورہ ﴿وَالْعَصْرِ﴾ کو سمجھ لیں تو سب کو کافی ہو جائے۔ حضرت عمرو بن عاص

رضی اللہ عنہ جب وفد میں مسلمانہ کذاب کے پاس گئے اور ابھی یہ خود بھی مسلمان نہ ہوئے تو مسلمانہ نے ان سے

پوچھا کہ مکہ سے تم آ رہے ہو بتاؤ تو آج کل کوئی تازہ وحی بھی نازل ہوئی ہے؟ اس نے کہا ابھی ابھی

ایک مختصر سی سورت نازل ہوئی جو بے حد فصیح و بلیغ اور جامع اور مانع ہے۔ پھر سورہ ﴿وَالْعَصْرِ﴾ پڑھ کر

سنائی تو مسلمانہ نے کچھ دیر سوچ کر اس کے مقابلہ میں کہا کہ مجھ پر بھی ایک ایسی ہی سورت نازل ہوئی

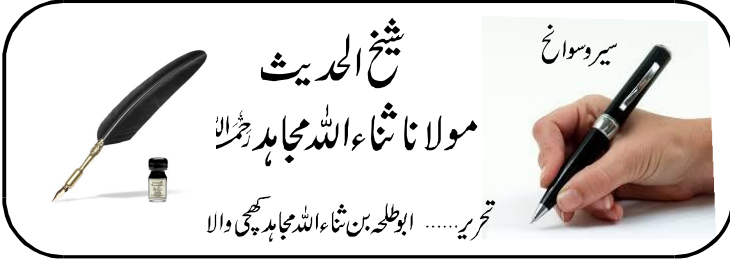
ہے اس نے کہا ہاں تم بھی سناؤ تو اس نے کہا: يَا وَبَرُّ يَا وَبَرُّ إِنَّمَا أَنْتَ أَذْنَانٌ وَصَدْرٌ

وَسَايَرُكَ حَقَرٌ فَقَرُّ لِي عَنِ اءِ جَنَگِلِي چو ہے اے جنگلی چو ہے تیرا وجود سوا دوکانوں اور سینے کے اور

کچھ بھی نہیں باقی تو تو سرا سرا بالکل ناچیز ہے۔ پھر فخر یہ کہنے لگا ہواے عمرو! کیسی کہی؟ اس نے کہا مجھ

سے کیا پوچھتے ہو اسے تو تو خود جانتا ہے کہ سرا سرا کذب و بہتان ہے۔ بھلا کہاں یہ فضول کلام اور کہاں

وہ حکمتوں سے بھرپور کلام۔ تفسیر ابن کثیر (۱/۱۱۸)



مرد مجاہد ثناء اللہ مجاہد اسم بالمسمی تھے بہترین خصائل کے مالک، دینی علوم پر غائر نظر رکھنے والے استادِ کامل تھے۔ محنت اور جفا کشی طبیعت میں مودِ خود تھی۔ سستی و کاہلی کا شائبہ تک بھی ان کی شخصیت میں موجود نہ تھا۔ خدائے بزرگ نے انہیں بے شمار ملکات سے نوازا ہوا تھا۔ موصوف نے ان خداداد صلاحیتوں کو ضائع نہ کیا بلکہ بھرپور طریقے سے ان ملکات سے استفادہ کیا ان کی شخصیت سادگی، مہمان نوازی، عاجزی و انکساری، ایمان داری، ملنساری سے مزین تھی۔ شجاعت، محنت، محبت، غیرت، راست بازی غرضیکہ وہ تمام اوصاف جو اک ولی کامل میں ہونے چاہیے وہ ان کی شخصیت میں بھرپور انداز سے موجود تھے۔ نام و نمود اور ریاکاری سے ہمیشہ بچتے رہے ان کے بچپن، لڑکپن، جوانی اور ادھیڑ عمری کا اگر جائزہ لیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ محنت، محنت، محنت۔

تاریخ کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں ایسی بہت کم شخصیات ہیں جنہوں نے اپنے خیالات سوچ و افکار کو تعمیری رخ دیا ہو۔ جنہوں نے اپنے ارادوں کو حقیقت کا روپ دیا ہو۔ جنہوں نے میدانِ علم کو سر کر کے میدانِ عمل کو بھی زیر کیا ہو۔ جنہوں نے علم کے زیور کے ساتھ ساتھ خود کو تقویٰ کے زیور سے آراستہ کیا ہو۔ جنہوں نے درج بالا اوصاف کی مدد سے حقیقی معنوں میں دین اسلام کی مدد کی ہو۔

خدائے بزرگ کا مولانا مجاہد پہ بڑا احسان کہ ان کا تعلق انہی نایاب شخصیات سے ہے۔

یہ دنیا دارِ فانی ہے مٹ جانے والی ہے۔ کامیاب ہے وہ جس نے دنیا میں دل نہ لگایا بلکہ اس دنیا کو قید جانا۔ جیسا کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ((الدنيا سجن المومن و جنة الكافر)) مومن کو دنیا اچھی نہیں لگتی مومن کی زندگی مصائب و تکالیف کا محور رہتی ہے۔ رنج و الم مومن سے چٹے رہتے ہیں جہاں تک مومن اس دارِ فانی سے رخصت ہو جاتا ہے مومن کو اللہ نے اس خوبی سے متصف کیا ہوتا ہے کہ وہ



دنیا کے دھوکے کو دنیا کی حقیقت کو جان لیتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مومن دنیا کو قلیل اور آخرت کو وسیع میدان سمجھتا ہے۔

موت ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کسی کو انکار نہیں۔ انبیاء بھی اس حقیقت کا سامنا کر چکے ہیں۔ لیکن سرخرو ہے وہ شخص جس نے اپنے مقصد تخلیق کو پالیا جو اپنے مقصد کے انتخاب میں غلطی کا مرتکب نہیں ہوا۔ اپنے مقصد کو حاصل کر کے پھر جو اپنے مقصد پر ڈٹ گیا یقیناً وہ کامیاب ہے۔ یقیناً وہ شخص باسعادت ہے جسے اللہ نے دین کی سمجھ سے نوازا۔ جیسا کہ رسول ﷺ کا ارشاد ہے :

((من یرد اللہ خیراً بہ یرفقہ فی الدین))

ترجمہ: اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتے ہیں۔ کتنا خوش بخت ہے وہ شخص جس نے اپنی زندگی کے قیمتی شب و روز، قیمتی لمحات دین کی تبلیغ کے لئے وقف کر دیئے۔ لائق تعریف ہے وہ شخص جس نے ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر صرف دین کے مفاد کو عزیز رکھا۔ خدائے بزرگ کا مولانا مجاہد پہ بڑا احسان ہے کہ ان کا شمار انہی لوگوں میں ہے۔

رہی یہ دنیا یہ تو دار الامتحان ہے، امتحانی مرکز ہر نفس غنی ہو یا فقیر، حاکم ہو یا محکوم نیز ہر انساں سوالیہ پرچہ اٹھائے ہوئے جواب دینے میں مصروف ہے۔ کچھ معروضی، کچھ انشائیہ کچھ سہل کچھ مشکل گو امتحان ہو رہا ہے۔ کچھ لوگ امتحان میں مصروف اور کچھ امتحان دے چکے ہیں۔

تاریخ اور احادیث اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ اللہ والوں نے اس امتحان میں کامیابی و کامرانی کے حصول کو یقینی بنانے کے لئے خدا کے راستے میں چلتے ہوئے پر خار راستے کی پرواہ کی نہ کانٹوں کی، دھوپ کی نہ چھاؤں کی۔ جن پہ اتنی تکالیف آئیں کہ داستان ناقابل بیاں! جو چلتے گئے چلتے گئے۔ حتیٰ کہ امر ہو گئے۔ جنہوں نے دنیا کی زیب و زینت، آرام و سکون کو پس پشت ڈال کر صرف آخرت کے حصول کو یقینی بنایا۔ یقین غالب ہے کہ یہ جنکاش اور نیک لوگ اپنے امتحان میں پاس ہو گئے۔

خدائے بزرگ کا مولانا مجاہد پہ بڑا احسان ہے کہ ان کا شمار انہی لوگوں میں ہے۔



مولانا کا تعلیم الاسلام ماموں کا نجن میں داخلہ..... مولانا مجاہد کے والد امام دین قیام پاکستان سے قبل انڈیا کے شہر فیروز پور میں رہتے تھے۔ 1947ء میں وہ فیروز پور سے ہجرت کر کے پاکستان کے شہر ہارون آباد کے گاؤں 93/6R میں آئے۔ پاکستان میں آکر فوج میں ملازمت اختیار کی۔ حق کے آپ متلاشی تھے۔ اسی لئے آپ نے جوانی کی عمر میں ہی مسلک اہلحدیث کو قبول کر لیا تھا۔ دین کے ساتھ آپ کا تعلق گہرا تھا۔ علماء حق سے آپ کو بہت زیادہ محبت تھی۔ دین سے اسی محبت کے پیش نظر آپ نے 1962ء میں اپنے دونوں بیٹوں ثناء اللہ اور عطاء اللہ کو تعلیم الاسلام (صوفی عبداللہ والے مدرسے) میں داخل کروایا۔ تعلیم کے ابتدائی دنوں میں دل نہ لگنے کی صورت میں ان کا چھوٹا بیٹا عطاء اللہ مدرسہ چھوڑ آیا اور ثناء اللہ مجاہد اپنے والد کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے مدرسہ میں تعلیمی سلسلے کے ساتھ منسلک رہے۔ مولانا مجاہد بیان کرتے ہیں کہ ”ابتدائی دنوں میں میرا بھی دل نہیں لگتا تھا بہت ساری گھریلو یادوں سے وابستہ رہتا تھا (چونکہ مولانا کی والدہ محترمہ اس وقت آپ کو جدائی کا صدمہ دے گئیں جب آپ کی عمر صرف آٹھ سال تھی۔ مولانا بیان کرتے تھے کہ جب میں کلاس میں ہوتا اس وقت تو پڑھائی میں دل لگا رہتا مگر جب چھٹی ہو جاتی تو میں ریل کی پٹریوں پر چلتا جاتا اور روتا جاتا۔ پھر ایسا ہوا کہ صوفی عبداللہ صاحب نے مجھے دیکھا اور مجھے اپنے پاس بٹھانا شروع کر دیا اور میں بھی صوفی صاحب کی خدمت کرنے لگا۔ کلاس کے فارغ اوقات میں صوفی صاحب کے ساتھ وقت گزارنا میں نے اپنا روزمرہ کام معمول بنا لیا۔ صوفی صاحب مجھ سے بے حد محبت کرتے تھے اور بہت دعائیں دیا کرتے تھے اسی طرح میرا مدرسے میں دل لگ گیا۔ مولانا خلیل اللہ قصوری بتاتے ہیں کہ میں جب ماموں کا نجن میں داخل ہوا تو مولانا مجاہد کو صوفی صاحب کی خدمت میں پیش پیش دیکھتا۔

مدرسہ سے فراغت اور عملی میدان میں آغاز..... 1968ء میں مولانا مجاہد پیر یعقوب سے بخاری پڑھ کر فارغ ہوئے اور آپ نے اپنی عملی زندگی کا آغاز بہاولنگر کے گاؤں حافظ والا سے کیا۔ ایک سال یہاں دینی کام کرنے کے بعد آپ نے برکت پورہ فیصل آباد میں کچھ عرصہ کام کیا۔ پھر آپ



نے بہاولنگر کے علاقہ کچھی والا کا انتخاب کیا اور تعلیم الاسلام ماموں کا نجن والے مدرسے کے نام پر 1972ء میں ایک دینی تعلیمی ادارے کی بنیاد رکھی۔ جس کا آغاز ایک جھونپڑے کی صورت میں کیا۔ آپ نے پہلا جمعہ پڑھایا تو اس وقت آپ کے مقتدیوں کی تعداد صرف سات تھی۔ ابتدائی تبلیغ آپ نے کچھ اس طرح کی کہ سائیکل پر سپیکر لگا کر چوکوں میں، مسجدوں میں توحید کا پرچار کرتے اور بعض اوقات ایسے ہوتا کہ آپ کو مخالفت اور تشدد کا سامنا کرنا پڑتا۔ اسی طرح کا ایک واقعہ ہے کہ آپ انہی کچھی والا کے ٹیلوں پر مشتمل علاقے کے گاؤں چک نمبر 183/7R میں تقریر کر رہے تھے کہ دوران تقریر اہل بدعت نے آپ پر تشدد اور پتھر اؤ شروع کر دیا یہی آپ کی جدوجہد اور محنت رنگ لائی اور آج اس علاقے میں اہلحدیث کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح کا ایک اور واقعہ ہے کہ 439/6R میں آپ نے دو گھنٹے بڑی شاندار تقریر کی۔ تقریر ابھی ختم ہی ہوئی تھی کہ ایک شخص گھوڑا دوڑاتا ہوا مسجد میں داخل ہوا اور کہنے لگا میں تو بڑی دور سے آپ کی تقریر سننے کے لئے آیا ہوں آپ مجھے دوبارہ تقریر سنائیں۔ آپ نے اس کی محبت کو دیکھتے ہوئے دوبارہ پھر وعظ شروع کر دیا۔ اور ان تمام محنتوں، کادشوں کا ثمر یہ ہے کہ کچھی والا کے یہ تمام چوک 256,257,255,439,170,87,128,434,1213,214,93, ان میں کثیر تعداد میں اہلحدیث مودود ہیں۔ ان تمام چوک اور دیگر علاقے میں جہاں پہلے اہلحدیثوں کا وجود ہی نہیں تھا۔ مولانا مجاہد نے شیخ شریف چنگوانی آف ملتان کی وساطت سے بیسیوں عظیم الشان مساجد تعمیر کروائیں۔

مجاہد کا لقب..... جامع تعلیم الاسلام ماموں کا نجن میں دوران تعلیم آپ پڑھائی سے فارغ اوقات صوفی عبداللہ صاحب کی رفاقت میں گزارتے۔ ابھی آپ متعلم ہی تھے کہ صوفی عبداللہ نے آپ کو ماموں کا نجن میں جمعہ پڑھانے کو کہا آپ نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جمعہ پڑھایا۔ صوفی صاحب جمعہ پڑھ کر بڑا خوش ہوئے اور انعام بھی دیا۔ اور پھر مجاہد کے لقب سے نوازا۔ اور فرمایا یہ میرا بیٹا مجاہد ہے جو کفر اور شرک کے درو دیوار ہلا دے گا۔



مولانا مجاہد کشیت والد..... اگر مولانا مجاہد کا ذکر بطور باپ کیا جائے تو شفقت ہی شفقت ہے! جب ان کی محبت، اپنائیت، لاڈ کا تصور اپنے ذہن میں لاتا ہوں تو سوچنے پہ مجبور ہو جاتا ہوں! کیا دنیا کے سارے باپ اتنے مشفق ہوتے ہیں؟ اک دفعہ ایسا ہوا کہ نئی بانیک میں نے ایکسڈنٹ میں ساری توڑ دی، انہوں نے نقصان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بڑی بے تابی سے پوچھا بیٹا تم تو محفوظ ہو ناں؟ انہیں اپنی تمام اولاد سے انتہا کی محبت تھی باقاعدگی سے حال احوال دریافت کرنا، پڑھائی کے متعلق سوال کرنا، نماز کی پابندی کروانا، دین کی طرف راغب کرنا، ضروریات کا خیال رکھنا، ادب کی تربیت دینا، اخلاق کی تربیت کرنا، اکثر تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت کرنا ان کی زندگی کے مقاصد میں شامل تھا۔

اساتذہ..... مولانا ثناء اللہ مجاہد کے اساتذہ میں مولانا عبدالرشید اٹاروی، مولانا صادق خلیل۔ مولانا عبدالرشید ہزاری اور مولانا پیر یعقوب نمایاں ہیں۔ اور آپ نے مولانا محمد گوندلوی سے بھی استفادہ حاصل کیا۔

تلامذہ..... آپ کے تلامذہ میں مولانا عبد المجید ثاقب، مولانا حافظ محمد رمضان، مولانا حافظ اسماعیل، مولانا قاری عمر فاروق، مولانا امامت اللہ انجم، مولانا بشیر احمد، مولانا جمیل احمد، مولانا قاری محمد احمد سلفی، مولانا عبدالستار، مولانا محمد اسلم، مولانا عبدالغفار سلفی، حافظ نیاز الہی، حافظ ارشاد شمشی نمایاں ہیں۔ مولانا طاہر تنویر آپ سے مستفید ہوتے رہے۔

مولانا کی علاقے کے لئے دینی خدمات..... اگر تذکرہ کیا جائے ان کی دینی خدمات کا تو ان کی خدمات دینیہ کو اوراق میں قید کرنا ناممکن ہے۔ اس سے بڑھ کر اعزاز کی بات بھلا اور کیا ہو سکتی ہے کہ مولانا مجاہد لوگوں کو صراط مستقیم پہ لانے کے لئے اس علاقے میں تشریف لائے (بہاولنگر کا شہر کچھی والا) جو ٹیلیوں پر مشتمل، علوم دینیہ سے بے خبر لوگوں کا مسکن تھا۔ یہ علاقہ ان لوگوں کا مسکن تھا جو اسلامی تعلیمات سے ناواقف تھے۔ آپ کی جدوجہد، کاوش اور محنت رنگ لائی کہ اس علاقے میں آج مواحد لوگ کثیر تعداد میں ہیں۔ اس علاقے کے لوگوں کو صراط مستقیم سے وابستہ کرنے کا آپ نے پختہ



عزم کر رکھا تھا۔ اس علاقے کو علم کی روشنی سے روشن کرنے کی آپ کی کوشش جاری تھی کہ آپ کے پاس مولانا بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ (شیخ العرب والعجم) تشریف لائے۔ انہوں نے مولانا مجاہد کناحوی و صرئی، خطابت، مسائل کے حوالے سے امتحان لیا۔ مولانا مجاہدان کے اس امتحان میں بھرپور طریقے سے کامیاب ہوئے۔ بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ پوچھنے لگے کتنی تنخواہ لیتے ہو۔ مولانا مجاہد رحمہ اللہ نے کہا اڑھائی سو روپے (250)۔ بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ فرمانے لگے آپ میرے ساتھ سندھ آؤ اور سندھ میں کام کرو میں تمہیں پانچ ہزار (5000) روپے دوں گا۔ آپ کو علماء اور بھی مل جائیں گے لیکن اس ویران علاقے کو نہیں۔ اس علاقے کو میری ضرورت ہے ان الفاظ کے ساتھ مولانا مجاہد نے بدیع الدین راشدی سے معذرت کر لی۔ یہی آپ کا اس علاقے کو نور ہدایت سے وابستہ کرنے کا عزم تھا جس نے آپ کو سندھ جانے سے روک دیا۔ اس علاقے کے لئے آپ کی قربانیوں کا شمر آج اس علاقے میں دیکھا جاسکتا ہے۔ خدائے بزرگ کا مولانا ثناء اللہ مجاہدؒ یہ خاص کرم تھا کہ اللہ تعالیٰ نے نیکی کے ہر میدان میں ان سے بھرپور کام لیا۔ وہ میدان چاہے تبلیغ کا ہو یا تدریس کا، چاہے جہاد افغان کا ہو یا مسائل و خطابت کا، ہر میدان خیر میں آپ کی شمولیت رہی۔ 35 سال آپ کو بخاری شریف پڑھانے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ کی زندگی کے اگر شب و روز کو دیکھا جائے تو آپ کا دن تدریس اور تبلیغ اور رات کا زیادہ حصہ مطالعہ اور مصطلے پہ گزرتا۔ گورنمنٹ ملازمت اسی جذبہ کے تحت چھوڑ دی اور بارہ ایکڑ رقبہ فروخت کر کے مدرسہ تعمیر کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

جماعتی ذمہ داریاں..... مولانا مجاہد مرکزی جمعیت اہلحدیث کے رکن شوری، ضلعی ناظم اعلیٰ سرپرست کے طور پر جماعتی ذمہ داریاں سرانجام دیتے رہے۔

حالت بیماری میں صبر..... 28 جون 2013 کو مولانا کا ایکسڈنٹ ہوا، جس سے ریڑھ کی ہڈی فریکچر ہو گئی اور آپ آٹھ ماہ صاحب فراش رہے۔ بیماری میں انتہا کا صبر آپ کی شخصیت کی زینت رہا۔ مصائب و آلام اور بیماریوں میں صبر کرنا انبیاء کا اسوہ ہے۔ یقیناً مولانا مجاہد نے انبیاء کے اس اسوہ پر عمل کر کے دکھایا۔ حالت بیماری میں جتنا مولانا نے صبر کیا عام آدمی کے لئے یہ بہت کٹھن مرحلہ ہے۔



یقیناً اتنا صبر اللہ کے قریب بندوں کا ہی شیوہ ہے۔ آپ کی وفات سے چند روز قبل آپ کو بخار ہو گیا۔ جب کبھی بخار شدت اختیار کرتا تو مولانا الحمد للہ کہتے اور فرماتے اللہ تعالیٰ کے مجھ پر بے شمار احسانات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر میدان میں عزت دی ہے۔ ہر امتحان میں کامیابی سے نوازا۔ اللہ مجھے جس حال میں بھی رکھے میں اسی حال میں راضی ہوں۔ آپ عبادت گزار اتنے تھے کہ بیماری کے ایام میں بھی تہجد باقاعدگی سے پڑھتے رہے۔ کثرت تلاوت کی وجہ سے آپ کو تقریباً عیس پارے یاد تھے۔ وفات سے چند روز قبل مجھے کہنے لگے کہ بیٹا جتنا قرآن مجھے یاد تھا وہ اب بھی مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ مولانا مجاہد پہ اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل تھا۔

عادات..... دل اتنا کشادہ اور صاف تھا کہ اگر کوئی زیادتی کر جاتا تو دل میں غصہ نہ رکھا کرتے تھے بلکہ معاف کر دیا کرتے تھے۔ بات دل میں رکھنا پسند نہیں کرتے تھے۔ جو بات جہاں اس کی ضرورت محسوس کرتے بلا جھجک کہہ دیا کرتے تھے۔ راست گوئی سے آپ کی شخصیت مزین تھی۔ ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنا آپ کی شخصیت کا حصہ تھا۔ اکثر لوگوں نے مجھ سے کہا کہ ثناء اللہ مجاہد کے ہم پہ بڑے احسان تھے جن کا کسی کو پتہ ہی نہیں، اور اکثر لوگوں نے یہ بھی کہا کہ ہمارا سہارا، ہمارا باپ آج رخصت ہوا ہے۔ یقیناً مولانا مجاہد انتہائی نفیس، ولی کامل، مرد مجاہد انسان تھے۔ واقعاً آپ کی موت ولی کامل کی موت تھی۔ (اللهم اغفر له و ارحمه) آپ 25 فروری 2014 کو بروز منگل اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

(انا لله و انا الیہ راجعون)

علاقہ آپ کی خدمات کو تادیر یاد رکھے گا۔

جنازہ..... آپ ﷺ کا جنازہ مولانا عبدالستار حامد صاحب نے انتہائی رقت آمیز مناظر میں پڑھایا۔ جنازے میں لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ ہر آنکھ اشک بار تھی، ہر دل غمگین تھا۔ کئی لوگوں نے کہا کاش یہ جنازہ ہمارا ہوتا۔ آپ کے استاد مولانا عبدالرشید ہزاروی صاحب نے جنازے سے پہلے درس دیتے ہوئے فرمایا ”لوگو! میں مجاہد کے بچپن، لڑکپن، جوانی اور ادھیڑ عمری کا گواہ ہوں۔ بے شک



یہ میرا بیٹا مرد مجاہد تھا اس بات کی میں تم لوگوں سے گواہی لینے آیا ہوں (اللھم اغفرلہ و ارحمہ)

پسماندگان..... مولانا نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ، پانچ بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہے۔

عمر فاروق، علی مرتضیٰ کا روبرو کرتے ہیں۔ امیر معاویہ حافظ قرآن ہے۔ عثمان غنی ایم اے بی ایڈ ہے۔ ابوطلمحہ متعلم درس نظامی ہے۔ اور آپ کی بیٹی درس نظامی کی فاضلہ اور ادارے کی ناظمہ ہے۔

امیر المؤمنین فی الحدیث محمد بن اسماعیل رحمہ اللہ (میاں شہباز شاکر)

اُزبکستان کے شہر بخارہ کے رہنے والے اسماعیل بن ابراہیم کے فرزند ارجمند امیر المؤمنین فی الحدیث محمد بن اسماعیل ۱۳ شوال ۱۹۲ھ میں جمعہ کے روز پیدا ہوئے اور فارسی النسل ہو کر حدیث رسول کے مصداق بنے۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثَّرِيَاءِ لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسٍ أَوْ قَالَ مِّنْ أَبْنَاءِ
فَارِسٍ حَتَّى يَتَنَاولَهُ

”اگر دین اسلام ثریا ستارے (جتنی دوری اور بلندی) پر ہوگا تب بھی فارس کا ایک آدمی یا

فرمایا: ایک فارسی النسل اسے ضرور حاصل کرے گا۔“ صحیح مسلم: ۲۵۴۵

محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ فارسی النسل صرف ایک ہی شخص ایک میدان منصہ

شہود پر آیا اور وہ امام بخاری ہیں۔ فتح الباری ۸: ۸۱۹

آپ کی رحلت پر شاعر کا ایک عمدہ کلام

كَانَ الْبُخَارِيُّ حَافِظًا وَ مُحَدِّثًا

جَمَعَ الصَّحِيحَ مُكْمَلَ التَّحْرِيرِ

مِیْلَادُہٗ صِدْقُ (۱۹۴ھ) وَمَلَدُہٗ عُمَرُہ

فِيهَا حَمِيدٌ (۶۲) وَانْقَضَىٰ فِي نَوْرِ (۲۵۶ھ)



امن کیسے قائم ہوگا.....؟

تحریر..... ڈاکٹر بلال اشفاق (حاصل پور)

آج کے اس دور میں جہاں ہر طرف ظلم و ستم عام ہے اپنی ہی وطن عزیز کی مٹی سے خون کی بو آتی ہے ہر طرف لاشوں کے ڈھیر نظر آتے ہیں تو اس صورت حال کو دیکھ کر ذہن میں ایک ہی سوال آتا ہے کہ کیا ہم اس طرح سے ہی زندگی بسر کریں گے یا کوئی تبدیلی آئے گی؟ تبدیلی کے نعرے لگانے والے تو بہت دکھائی دیتے ہیں مگر افسوس کے سبب شہرت اور حکومت کے بھوکے نظر آتے ہیں۔

اس وقت پوری دنیا کو کسی ایسی ہستی کی اشد ضرورت ہے۔ جو انسانیت کو ظالمانہ مادی طوفان سے نجات دلا سکے۔ جو اسے اخلاقی تباہی، روحانی خلا، معاشرتی نظام اور نسلی امتیاز کی دلدل سے باہر نکال سکے جو انسانیت کو اصول و قوانین اور اقدار و روایات کی پامالی سے روک سکے۔ اس پامالی سے انسان کو تھکا ڈالا ہے اس کو حقوق سے محروم کر رکھا ہے اور عزت نفس کو مجروح کر کے رکھ دیا ہے صرف یہی نہیں بلکہ یہ سلسلہ انسان کو تعذیب و تشدد سے دوچار رکھنے تک جا پہنچا ہے۔ حتیٰ کہ دین، اخلاق اور ضمیر کی آواز کو خاطر میں لائے بغیر بے گناہ بچوں اور عورتوں کا خون بہانا اور انھیں قتل کرنا معمول بن گیا۔ برباد ہوتی اس انسانیت کو اس بدترین صورتحال سے وحی الہی اور اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد ﷺ کی ہدایت کے سوا کوئی نجات نہیں دلا سکتا کیونکہ آپ ﷺ ہی نبی آخر الزمان اور رحمۃ للعالمین ہیں۔

”آپ ﷺ میرے ماں باپ قربان“ اتنے شفیق نبی، اتنے رحم دل نبی، اتنے پاکیزہ میرے نبی، اتنے معصوم، سبحان اللہ جس کی میں مثال نہیں پیش کر سکتا۔ آج ترقی کے اس جدید دور میں ہر ایک کی کوشش ہے کہ وہ دوسرے سے آگے نکل جائے تو آئیے نبی رحمت ﷺ کی ساری زندگی ہمارے لیے مثال اور عملی نمونہ ہے جس کو اپنا کر ہم پوری دنیا سے بہتر ہو سکتے ہیں اس عظیم نبی پر کروڑوں رحمتیں ہوں کہ جنہوں نے زندگی کے ہر دن کو بہتر کرنے کی ہدایات کی ہیں۔ اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، سونا، جاگنا، لباس، ہماری تہذیب و تمدن، ہمارا رہن سہن واللہ زندگی کے ہر عمل کو بتایا اور کر کے دکھایا کہ ہم نے کس طرح



زندگی بسر کرنی ہے۔

مگر افسوس کہ آج کے مسلمان کس کی پیروی کر رہے ہیں، سوچئے کہ ہم اس نبی ﷺ کی پیروی کر رہے ہیں جس نے ہر لمحہ امت کے حق میں سوچا، کیا ہماری زندگی اسلام اور نبی کی زندگی کے مطابق گزر رہی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: محمد (ﷺ) ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں۔ آپ ﷺ کی ساری زندگی ہمارے لیے اسوہ حسنہ ہے، آپ ﷺ نے حالت جنگ میں بھی آبادی کی حفاظت اور اس پر رحم کا حکم دیا ہے۔ فرمایا: اللہ کے نام پر لشکر کشی کرو، کسی بچے، عورت اور عمر رسیدہ بوڑھے کو قتل نہ کرو، کسی مکان کو مسمار نہ کرو، کسی درخت کو نہ کاٹو۔ رسول اکرم ﷺ کی یہ رحمت و شفقت انسان سے شروع ہوئی اور حیوان تک کے لیے عام ہو گئی آج یہ دھماکے کرنے والے، معصوموں کا خون بہانے والے، قتل و غارت کرنے والے کون ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انسان نہیں بلکہ حیوان ہیں۔ اس لیے جب ہم نبی کی زندگی کو اپنے لیے مثال اور نمونہ سمجھیں گے اور زندگی بسر کریں گے تو کامیاب ہوں گے۔ ملک میں امن ہوگا، معیشت ترقی کرے گی، سیاست مستحکم ہوگی، ملک ترقی کرے گا، وگرنہ ہم اسی طرح مصیبتوں میں ہی اٹکے رہ جائیں گے۔ کبھی ڈرون حملے، کبھی زلزلے، کبھی سیلاب، کبھی بارشیں، کبھی بم دھماکے، کبھی بجلی کی بندش اور کبھی کاروبار کی بندش اسی طرح دہشت گردی کی دلدل میں پھنسے رہیں گے۔ مختصر یہ کہ جب تک ہم اسلامی اصولوں کو، نبی کی زندگی کو اپنی زندگی میں نہیں لاتے تو اس وقت تک ملک میں نہ تو امن ہوگا نہ ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا اور نہ ہی سیاست مستحکم ہو سکے گی۔ جس طرح سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کی آواز پر لبیک کہا اور ڈٹ گئے ہم بھی ان قوانین کو اپنائیں گے تو کامیاب و کامران ہوں گے۔

اسی بات کو سوچتے ہوئے اب چاند پر تھوکنے والے بھی کہتے ہیں کہ ہم غلط کر رہے ہیں۔ تھوک اپنے ہی منہ پر پڑا تو ہوش میں آئے۔ اسی بنا پر انگریز مؤرخ ولیم میور نے اپنی کتاب جس کا نام ”Life of Muhammad“ اس نے رکھا اس میں کہتا ہے۔

”محمد ﷺ اپنی بات کے واضح ہونے اور دین کے آسان ہونے کے اعتبار سے ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے کاموں کو ایسے مکمل کر دکھایا کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ تاریخ نے ایسا کوئی معلم



نہیں دیکھا جس نے اتنے مختصر عرصے میں اس طرز پر دلوں کو بیدار کیا ہو۔ اخلاق کو زندگی بخشی ہو اور اخلاقی قدروں کو بلند کر دیا ہو۔ جس طرح پیغمبر اسلام (حضرت محمد ﷺ) نے کر کے دکھایا۔“

یہ کون کہہ رہا ہے؟ یہ غیر مسلم کہہ رہا ہے وہ بھی تسلیم کرتے ہیں تو احباب گرامی! نبی کو اپنے لیے نمونہ بنائیے۔ ان کے ہر کام میں خیر و برکت ہے۔ اپنے آپ کو محمدی بنائیے، فرقوں میں بیٹنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ قرآن وحدیث کو آئیڈیل بنائیں۔ تو ان شاء اللہ زندگی بھی بہتر، آخرت بھی بہتر، ملک میں بھی امن وسکون قائم ہو سکتا ہے۔ امریکی دانشور مائیکل ہارٹ لکھتا ہے:

”محمد ﷺ تاریخ انسانی میں واحد انسان ہیں۔ جنہوں نے دینی اور دنیاوی دونوں میدانوں میں کامل کامیابی حاصل کی اور سیاسی وعسکری قائد قرار پائے۔“

آج میرے نبی کے خاکے بنانے والو! تو بین کرنے والو! او ظالم ٹیری جونز ذرا ایک ایسی نظر اپنے باپ ولیم میور، روسی فلسفی ٹالسٹائی، امریکی مائیکل ہارٹ، فرانسیسی والٹر اور تیرا دادا انگریز برنارڈ شا کیا کہتا ہے:

”آج دنیا کو محمد ﷺ جیسی عظیم ترین شخصیت کی شدید ضرورت ہے تاکہ وہ دنیا کے پیچیدہ مسائل کو اتنی دیر میں حل کر دے کہ جتنی دیر چائے کی ایک پیالی پینے میں ہے۔“ مزید کہتا ہے:

”محمد ﷺ کا دین ہی وہ نظام ہوگا جس کے اوپر امن وخوشحالی کے ستون استوار ہو سکیں گے۔“ برنارڈیشانے تو خوشخبری میں یہاں تک مبالغے سے کام لیا۔

”میرے وطن اور دیگر یورپی کثیر تعداد میں اسلام کی تعلیمات کو مقدس جانیں گے اسی لیے یہ ممکن ہوا ہے کہ میں یہ خوشخبری دوں کہ اسلامی عہد کی ابتدا قریب ہے۔“

اور ان شاء اللہ قریب ہے۔

احباب گرامی! یہ انگریز اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں مگر وہ تو غیر مسلم ہیں اس کے باوجود وہ جانتے ہیں کہ محمد ﷺ کا ہی دین ایسا ہے جس سے ایک مثالی معاشرہ قائم ہو سکتا ہے امن وسکون پیدا ہو سکتا ہے ملک



ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔ اور نبی ﷺ کا دین ہی ایسا دین ہے کہ جس میں تمام مسائل کا حل موجود ہے۔

افسوس کہ آج یہ ساری باتیں انگریز کو تو یاد ہیں مگر مسلمان بھول گیا۔ مسلمان کس ترقی کے لیے ان انگریزوں سے غیر مسلموں سے مدد مانگتا پھرتا ہے؟ آج یہی وجہ ہے کہ ہم رسوا ہو رہے ہیں۔ خدارا اپنے اوپر اپنے گھر میں محمدی نظام کو نافذ کریں۔ اللہ کی رحمتیں بھی نازل ہوں گی اور پریشانیوں کا خاتمہ بھی ہوگا۔ اولاد بھی تابع ہوگی اور یہ عارضی زندگی بھی خوشگوار گزرے گی۔ اللہ ہم سب کو نبی ﷺ کی اتباع و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مطالعہ کتب۔۔۔ وقت کی اہم ضرورت

﴿مطالعہ کے فوائد﴾ **زبیر الرحمن**

☆... جس قدر قرآن و حدیث سے تعلق مضبوط ہوگا اتنا ہی اللہ کا قرب حاصل ہوگا۔

☆... مطالعہ نویسی سے بہت سی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆... مطالعہ کرنے کی عادت انسان کو علم کی بلندیوں تک پہنچا دیتی ہے۔

☆... کتب بنی گفتگو کرنے کی صلاحیت میں بھی نکھار پیدا کر دیتی ہے۔

☆... تاریخ پر گرفت حاصل ہوتی ہے۔

☆... اسلاف سے تعلق کو مضبوط کرتی ہے۔

☆... اسلاف کی اسلام کو غالب کرنے کی محنت و کوشش کو واضح کرتی ہے۔

☆... تاریخ میں ہونے والی غلطیوں کا ازالہ کرنے کا سبق دیتی ہے۔

☆... آخرت میں ہونے والے ہولناک واقعات سے روشناس کرواتی ہے۔

☆... اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کا ڈر اور اس کی تیاری پر ابھارتی ہے۔

☆... کتب حدیث کا مطالعہ فرقہ واریت اور گمراہی سے بچاتا ہے۔



تحریر..... محمد سہیل احمد گورداسپوری

..... اسی محبت کا نتیجہ تھا کہ شاہ جی کے بیٹے بابا جی کو ہمیشہ چچا جان کہہ کر بلاتے اور عقیدت کا اظہار کرتے تھے۔ بابا جی گورداسپوری، شاہ جی کی دعوت پر ربوہ (چناب نگر) بھی جاتے رہے اور یہاں تک کہ جب شاہ صاحب نے چناب نگر میں مسجد ختم نبوت کا سنگ بنیاد رکھا۔ بابا جی گورداسپوری اُس وقت بھی وہاں موجود تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ گورنمنٹ کی طرف سے پابندی تھی اور ہم لوگ پیدل ہی دریائے چناب میں سے گزر کر چناب نگر پہنچ گئے تھے اب بھی میں نے دیکھا کہ جب بھی شاہ جی کے بیٹوں نے دعوت دی وہ چناب نگر کی سالانہ ختم نبوت کانفرنسوں میں شرکت کرتے اور کئی سال تک ختم نبوت مرکز چیچہ وطنی میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنسوں میں شرکت کی اور اکثر میں بھی بابا جی گورداسپوری کے ساتھ ہوتا تھا۔ اسی طرح ایک دفعہ شاہ جی کے بیٹے سید عطاء المہمن شاہ بخاری بوریاوالا کی جامع مسجد ڈی بلاک میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کے لیے تشریف لائے تو بابا جی گورداسپوری نے بھی اپنی مسجد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور پھر مجھے کہنے لگے چلو چل کر شاہ جی کے بچوں سے مل آئیں۔ میں نے کہا جیسے آپ کا حکم، ہم وہاں ڈی بلاک والی مسجد میں چلے گئے شاہ صاحب نماز جمعہ کے بعد ابھی وہاں ہی بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک کارکن نے جا کر شاہ صاحب کے کان میں کہا کہ مولانا عبداللہ گورداسپوری ملاقات کے لیے تشریف لائے ہیں، شاہ جی جلدی سے باہر مسجد کے صحن میں آگئے آکر بابا جی کا استقبال کیا گلے ملے اور پھر ماتھے پر بوسہ دیا اور فرمانے لگے میں نے جمعہ کے بعد خود آپ کے پاس آنا تھا آپ نے کیوں تکلیف کی۔ بابا جی فرمانے لگے میں آپ کے بابا جان شاہ جی کا ہی صدقہ جاریہ ہوں اس لیے سوچا آپ اپنے مریدوں کے درمیان بیٹھ کر شاید ہم فقیروں کو بھول ہی نہ جائیں اس لیے خود ہی چلا آیا ہوں۔ کچھ دیر مجلس رہی پھر ہم واپس آگئے۔ (یہ

تھے بابا جی گورداسپوریؒ کے تعلقات)

بابا جی گورداسپوریؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ (مجلسِ احرار اسلام کے عظیم راہنما) کے بھی بہت قریب تھے اور ملک بھر میں جس جگہ پر بھی ختمِ نبوت کے موضوع پر جلسے ہوتے وہاں ملاقات ہوتی تھی۔ بابا جیؒ فرمایا کرتے تھے کہ پاکستان بننے کے بعد مشترکہ طور پر تمام جماعتوں کی طرف سے قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کو اور مولانا محمد اسماعیل روپڑیؒ کو خطیبِ پاکستان کا خطاب ملا تھا اور پھر تمام مکاتبِ فکر کی طرف سے مشترکہ طور پر شیخ القرآن حضرت مولانا محمد حسین شیخوپوریؒ کو خطیبِ پاکستان کا خطاب دیا گیا (شیخ القرآن کی خدمات کون بھول سکتا ہے؟) پھر افسوس کے ساتھ فرمایا کرتے تھے کہ آج کل جو مولوی 4 جمعے پڑھا لیتا ہے وہ اپنے نام کے ساتھ خطیبِ پاکستان لکھوانا شروع کر دیتا ہے اور یہ بھی کہا کرتے تھے جو ہر ماہ اپنا ایڈریس بدل لیتا ہے یا مسجد بدل لیتا ہے وہ بھی اپنے آپ کو خطیبِ پاکستان سمجھنے لگ جاتا ہے۔

بابا جی گورداسپوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ ایک بار مجھے خود قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ نے بتلایا تھا کہ میانوالی جیل کی جس کوٹھری میں غازی علم دین شہیدؒ کو بند کیا گیا تھا وہاں مجھے بھی ختمِ نبوت کا علم بلند کرنے کی وجہ سے حکومت نے گرفتار کر کے کچھ عرصہ کے لیے قید کیا اور پھر جب میں (یعنی قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ) وہاں گیا تو وہاں سے خوشبو آرہی تھی کیونکہ وہاں ایک عاشقِ رسول ﷺ قید میں رہا تھا، اور پھر اسی جیل میں اُس کو پھانسی دے دی گئی تھی۔ (بابا جی گورداسپوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ میں نے 1929ء میں غازی علم دین شہیدؒ کا جنازہ بھی پڑھا اور پھر مجھے میانوالی جیل کی وہ کوٹھری دیکھنے کی بھی توفیق ملی جس میں ایک عاشقِ رسول ﷺ قید میں رہا تھا میں نے پوچھا بابا جیؒ وہ کیسے؟ فرمانے لگے جب میاں فضل حق مرحومؒ مرکزی جمعیتِ اہل حدیث پاکستان کے ناظمِ اعلیٰ تھے اور میں مرکزی ناظمِ تبلیغ۔ تب ایک بار مرکزی طرف سے ایک وفد اٹک، خوشاب اور میانوالی شہروں کے دورے پر تھا اور جماعتی احباب جانتے ہیں کہ میاں فضل حق مرحومؒ کے سیاسی اور مذہبی اور حکومتی لوگوں سے بہت تعلقات تھے تو میں نے میاں صاحبؒ سے کہا کہ میں میانوالی جیل کی وہ کوٹھری دیکھنا چاہتا ہوں جس میں عاشقِ رسول ﷺ غازی علم دین شہیدؒ قید کیا گیا



تھا تو میاں صاحبؒ نے کوشش کر کے جیل سپرٹینڈنٹ سے رابطہ کیا اور پھر میںؒ نے جیل کی کوٹھری دیکھنے کی بھی سعادت حاصل کی یا درہے کہ غازی علم دین شہیدؒ 31 اکتوبر 1929ء تک میاںوالی جیل میں قید رہے تھے اور وہاں پر ہی اُن کو پھانسی دی گئی تھی)

باباجیؒ نے تقریباً ساری زندگی دین کی تبلیغ کا سفر کیا۔ یہاں تک کہ جب آپؒ آخری بار بور یوالا سے لاہور گئے تو وہ بھی تبلیغ کا ہی سفر تھا۔ باباجیؒ نے جو آخری جمعہ المبارک کا خطبہ دیا وہ (جماعت اہل حدیث کی بزرگ شخصیت جن سے میری مراد مولانا عبد الرشید مجاہد آبادی ہیں) کے شاگرد جماعت کے نامور عالم دین اور نوجوان خطیب مولانا نصیر احمد عثمانی صاحب آف مغل پورہ لاہور کی مسجد میں دیا۔ ہم جمعرات کو ہی جب بورے والا سے چلے تو مجھے کہنے لگے یا کسی طرح مجھے مولانا معین الدین لکھویؒ کی قبر پر لے چلو۔ میں نے کہا جیسے آپ کا حکم۔ ہم بور یوالا سے براستہ عارفوالا، پاکپتن اور پھر مہنتا نوالا (دیپالپور) ضلع اکاڑہ گئے وہاں پر جماعت اہل حدیث کا ایک عظیم ادارہ حافظ عباس صاحب کی سرپرستی میں اور شیخ الحدیث محترم المقام جناب ادریس اثری صاحب کی زیر نگرانی مسلک اہل حدیث اور اسلام کی تبلیغ میں کام کر رہا ہے وہاں پر ہم نے نماز ظہر ادا کی اور اُس کے بعد باباجیؒ نے وہاں درس قرآن ارشاد فرمایا، دوپہر کا کھانا بھی وہاں ہی کھایا اور پھر وہاں سے اساتذہ کرام کے ایک وفد کے ساتھ ہم سب مولانا لکھویؒ کے قبر (تاراسنگھ) پر آئے اور وہاں پر باباجی نے گاڑی سے اُتر کا نہایت درد دل سے مولانا لکھویؒ اور اُن کے خاندان کے باقی افراد جو وہاں مدفون ہیں کے لئے دعا کی۔ پھر ہم لوگ لاہور آ گئے رات علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں قیام کیا اور ناشتہ کرنے کے بعد مولانا نصیر احمد عثمانی صاحب کے پاس چلے گئے۔ باباجیؒ نے جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمایا اور پھر دعا کی اور واپس اپنی قیام گاہ میں آ گئے۔ جب ہم کھانا کھانے کے لئے چلے تو پتہ چلا کہ مولانا عبد الرشید مجاہد آبادی صاحب بھی تشریف لا رہے ہیں اور کھانا مل کر ہی کھائیں گے۔ مولانا تشریف لائے ملاقات ہوئی اور پھر اکٹھے مل کر کھانا کھایا اور ہم وہاں سے فیصل آباد کی طرف چل دیے کیونکہ اگلے دن یعنی ہفتے والے دن باباجی نے مامونہ کُنجن کی کانفرنس میں شرکت کرنا تھی، جب ہم لاہور سے نکلے تو میں نے سوچا کہ براستہ موٹر وے فیصل آباد کو چلتے ہیں لیکن کہنے لگے نہیں جی ٹی روڈ سے چلو شیخوپورہ سے ہو کر جانا ہے



کیونکہ مولانا محمد حسین شیخوپورہ کے بیٹے عزیز الرحمان کی بیوی (جانشین شیخ القرآن خطیب پاکستان، جماعت کے نوجوان خطیب، جناب مولانا نعیم الرحمان کی والدہ) وفات پا گئی ہے اُس کی تعزیت کر کے جانا ہے۔ میں نے کہا جیسے آپ کا حکم، ہم لاہور سے شیخوپورہ کی طرف آگئے تو میں نے پوچھا اب کہاں جانا ہے یعنی چچا جی مولانا عزیز الرحمان صاحب کے پاس مسجد میں جانا ہے یا مدرسہ میں جانا ہے کہنے لگے مدرسہ میں چلو یہ میرے یار کی یادگار ہے اور وہاں پر بچوں میں سے کوئی ناں کوئی ضرور گھر میں ہوگا جمعہ کا دن ہے وہاں شاید مولوی عزیز الرحمان کہیں باہر گیا ہوا ہوگا۔ ہم مدرسہ میں چلے گئے وہاں پر مولانا عطاء الرحمان کے بچے ملے بہت خوش ہوئے کہ بابا جی تشریف لائے ہیں، انہوں نے سب کو ٹیلی فون کر دیے اور چند ہی منٹوں میں باقی سب تو تشریف لے آئے لیکن چچا جی مولانا عزیز الرحمان صاحب تشریف نہ لاسکے وہ آرہے تھے کے راستے میں اُن کا موٹر سائیکل خراب ہو گیا جس کی وجہ سے وہ آخری بار بابا جی سے ملاقات سے محروم رہ گئے۔ ہم نے تھوڑی دیر انتظار کیا تب تک چائے وغیرہ آگئی سورج غروب ہونے کا وقت قریب تھا کہ میں نے کہا بابا جی اب چلیں اندھیرا زیادہ ہو گیا تو راستے میں ٹریفک کی وجہ سے گاڑی چلانے میں دشواری ہوگی۔ لیکن چچا جی عطاء الرحمان کے بچے بابا جی کو گھر میں لے گئے کہ گھر والے کہتے ہیں بابا جی آئے ہیں ہمیں بیمار ہی دے جائیں۔ بابا جی اندر چلے گئے اور پھر وہاں سے ہم فیصل آباد کے طرف روانہ ہو گئے۔ رات کو وہاں قیام کیا صبح اُٹھے تو ابھی ناشتہ ہی کر رہے تھے کہ جماعت کے بزرگ راہنما عظیم عالم دین مولانا یوسف انور صاحب کو پتہ چلا، ملاقات کے لئے گھر تشریف لے آئے۔ کافی دیر تک مجلس قائم رہی، جماعتی نظم، جماعتی احباب اور اکابرین کا تذکرہ ہوتا رہا پھر ظہر کی نماز کے بعد ہم مامونکا نجن کے لئے روانہ ہوئے۔ راستے میں سمندری چلے گئے، وہاں بابا جی کے اُستاد مولانا عطاء اللہ شہید کے جانشین ڈاکٹر خالد ظفر اللہ صاحب کے پاس دوپہر قیام کیا۔ شام تک مجلس قائم رہی۔ بزرگوں کا تذکرہ شروع ہو گیا تو وقت گزرنے کا پتہ ہی نہ چلا۔ مغرب کے قریب ہم وہاں سے روانہ ہوئے راستے میں ایک جگہ پٹرول پمپ پر نماز کے لئے رکے تو وہاں پر مولانا پروفسر یاسین ظفر صاحب، مولانا یونس بٹ صاحب اور دیگر احباب سے ملاقات ہو گئی یہ سب مامونکا نجن سے واپس آرہے تھے اور ہم وہاں جا رہے تھے بابا



جی نے فردا فردا سب کا حال پوچھا۔ سب کے لئے دعا کی اور ہم رخصت ہو گئے۔

مامونکا جن پہنچے تو گاڑی سے اتر کر سب سے پہلے صوفی عبداللہ کی قبر پر گئے اور دعا کی۔ پھر دفتر میں آگئے لوگ جوق در جوق باباجی سے ملاقات کے لئے آرہے تھے اور باباجی سب کو دعا دے کر رخصت فرما رہے تھے۔ مامونکا جن کی سالانہ مرکزی کانفرنس اس مرتبہ باباجی کی ہی زیرِ صدارت منعقد کی جا رہی تھی۔ کانفرنس میں خطبہ صدارت چونکہ پرنٹ کر دیا کر لے گئے تھے اس لیے وہ باباجی کے پوتے جن سے میری مراد محترم بھائی جان مولانا قاضی ریاض قدیر صاحب نے پڑھ دیا تھا۔ خطبہ صدارت پڑھنے کے بعد مائیک کو باباجی کے پاس لاکر رکھ دیا گیا اور دعا کی درخواست کی گئی، باباجی نے سب کو سلام کہا اور ایک شعر پڑھنے کے بعد سب حضرات کے لئے دعا کی تو لوگوں کی چیخیں نکل گئی اور پھر ہم وہاں سے رخصت ہو گئے۔ باباجی کی دعا کے بعد محترم جناب ڈاکٹر فضل الہی صاحب اسلام آباد کا خطاب تھا لیکن وہ اُس وقت تک چپ کھڑے باباجی کو دیکھتے رہے جب تک باباجی کو جماعتی احباب نے اسٹیج سے رخصت نہیں کر دیا، میری نظر میں یہ ڈاکٹر فضل الہی صاحب کا باباجی کو خراج تحسین تھا جس کے لئے وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ جس طرح ڈاکٹر صاحب نے باباجی کا احترام کیا تھا اس طرح باقی جماعت اور علمائے کرام بھی اپنے بزرگوں کا احترام کیا کریں تو ہماری کامیابی کے لئے یہی کافی ہوگا۔ باباجی فرمایا کرتے تھے دوسرے لوگ بے دین لیکن باادب ہیں اور ہم اہل حدیث لوگ بادیین لیکن بے ادب ہیں۔ کاش ہم اہل حدیث لوگ بھی بادیین ہونے کے ساتھ ساتھ باادب بھی بن جائیں۔ باباجی کے ساتھ رہتے ہوئے میں نے یہ بات بہت محسوس کی کہ ہم لوگ اپنے بزرگ علماء کرام کی خدمات کو سامنے رکھ کر ان کو وہ جائز مقام اور درجہ نہیں دیتے جن کے وہ مستحق ہوتے ہیں۔ ہم ان کی تقاریر پر نعرے بازی تو ضرور کرتے ہیں لیکن ان کی باتوں پر عمل نہیں کرتے۔ ہم ہر نماز کے بعد، ہر جمعرات کو، ہر پندرہ روز کے بعد درس قرآن و حدیث کا انعقاد تو ضرور کرتے ہیں۔ لیکن قرآن و حدیث کے پیغام پر عمل نہیں کرتے۔ ہم نے یہ کبھی نہیں سوچا کہ قرآن کا پیغام کیا ہے، حدیث کا مطلب کیا ہے اس کا مفہوم کیا ہے؟ ہم نے کبھی اس بارے میں غور کیا ہی نہیں۔ (میں اب سوچتا ہوں کہ باباجی گو شاید اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی..... (جاری ہے.....)

قارئین کرام! مجلہ ”الْمُحَمَّدِيَّة“ خود پڑھئے..... دوست و احباب کو تحفہ میں دیجئے یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہے

سدا خوشیاں وائٹ ایشیاء کے ساتھ

WHITE asia®
HOME APPLIANCES

WASH
TURBO
wave
MAKER
POWER

UNMATCHABLE

- Quality
- Durability
- Performance

واشنگ مشین، ڈرائر مشین، روم کولر، اسٹری، برقی مدہائی و گیزر

TOUHEED ELECTRICAL INDUSTRY
G.T. Road, Gujranwala, Pakistan
0302-8649227 #0324-6453055 #0300-0402500

نوائین اسلام
کے لئے 40
نصیحتیں

تألیف
فیاض محمد
محمد عظیم حاصلپوری

اسلامک بکچی

نوائین اسلام
کے لئے 40 نصیحتیں اس کتاب میں
تألیف
فیاض محمد
محمد عظیم حاصلپوری

مسلمان خواتین کے لیے اس کتاب میں بڑے مخلصانہ انداز میں 40 نصیحتیں درج کی گئی ہیں، جس میں عقائد، اخلاقیات و عبادات، ازدواجی اور گھریلو زندگی گزارنے کے لیے اسلامی تعلیمات کو آسان اور عام فہم پیرائے میں پیش کیا گیا ہے۔ یقیناً خواتین اسے عمر کے ہر حصہ میں اپنے لیے راہنما کتاب پائیں گی۔

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر
جاندرہ کالونی حاصل پور ضلع بہاولپور
0301-6131916 - 0313-2501221

اسلامک بکچی
فیصل آباد - 041-2647308 - 0321-6607308

ملنے کا پتہ